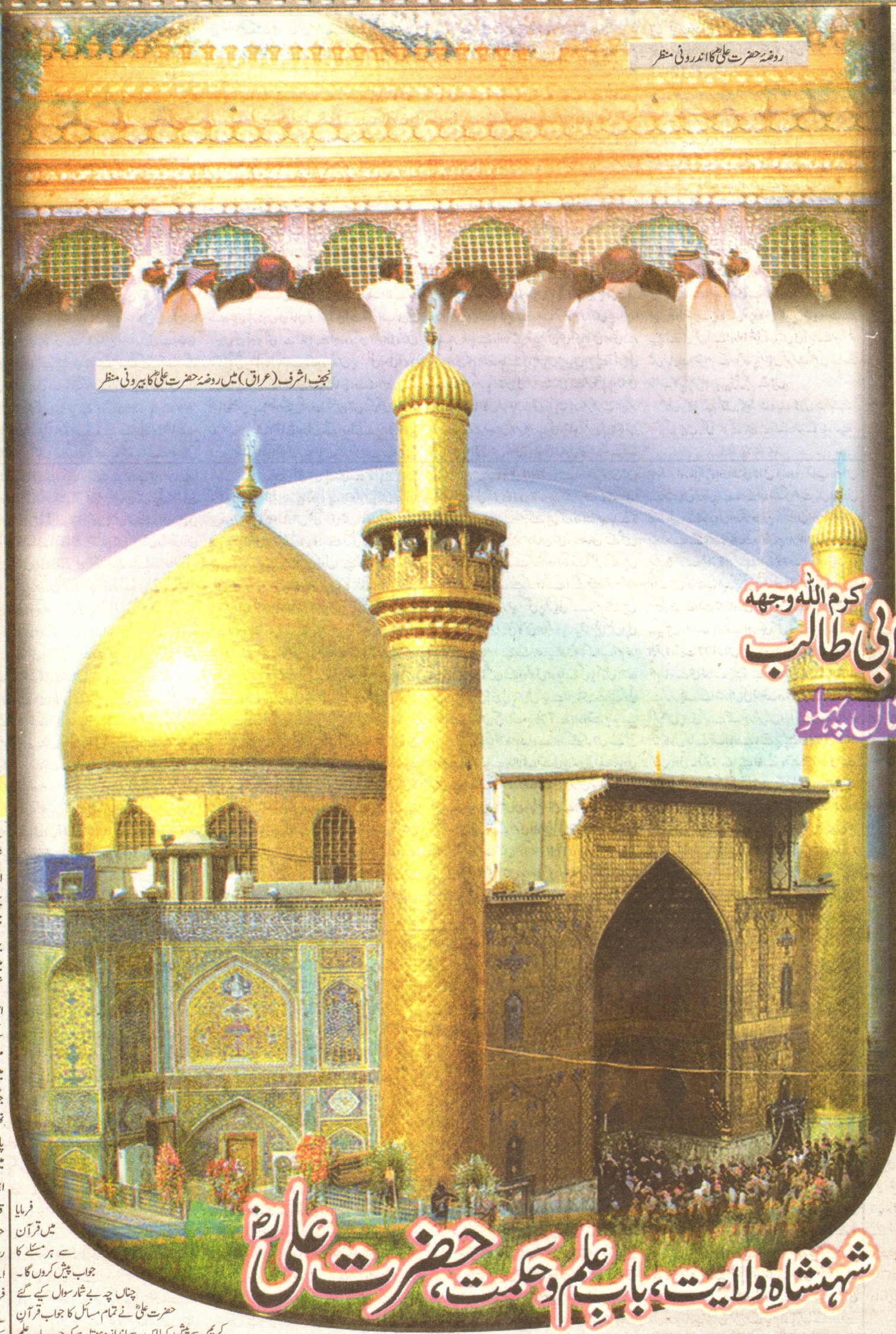

روضۂ حضرت علیؓ کا اندرونی منظر

نجف اشرف (عراق) میں روضۂ حضرت علیؓ کا بیرونی منظر

شہنشاہِ ولایت، بابِ علم و حکمت، حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابی طالب

درخشاں پہلو

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام کے حرف چار ہیں۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم ﷺ کے نام مبارک محمد کے حرف بھی چار ہیں۔ کتاب کے حرف چار اور قرآن کے حرف بھی چار۔ اللہ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے اولوالعزم رسول بھی چار ہیں۔ آسمانی صحائف بہت سے ہیں، مگر خاص اور مشہور چار ہیں۔ اللہ کے فرشتے بے شمار ہیں مگر ان میں سے رسول فرشتے اور مرتبت میں بھی زیادہ چار ہیں۔ کمتیں بھی چار ہیں اور دنیا کے عناصر بھی چار ہیں۔ آگ، ہوا، پانی، مٹی۔ شریعت کے سلسلے بھی چار ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور طریقت کے سلسلے بھی چار ہیں۔ نقش بندی، چشتی، قادری، سہروردی۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں مگر ان میں عظمت و مرتبت کے لحاظ سے افضل بھی چار ہیں اور ان کے درجات بالترتیب ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ۔ حضورِ اکرم ﷺ کے تمام صحابہؓ پر حضرت ابوبکرؓ کو کلی فضیلت حاصل ہے، وہ نبیوں کے بعد سب سے افضل بشر ہیں۔ ان کے بعد بالترتیب اصحاب ثلاثہ مذکورہ بالا ان میں سے بعض کو جزوی طور پر کچھ فضیلتیں حاصل ہیں لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جزوی فضیلت کلی فضیلت کے منافی نہیں ہوتی اور یہ بھی اصول ہے کہ غیر نبی کو کسی نبی پر جزوی فضیلت بھی حاصل نہیں۔ یہ چاروں اصحابِ رسول اسلام کی بہار اور دین کا اعتبار و افتخار ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے بغیر اسلام کی بلند و بالا پُر شکوہ عمارت کی عظمت و شوکت کا تصور نہیں۔ حضورِ اکرم ﷺ کے اس جہانِ فانی سے پردہ فرمانے کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت ان چاروں کے حصے میں بالترتیب آئی اور ان چاروں کے بعد ملوکیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفۂ رسول کے لقب سے پکارا گیا۔ حضرت عمرؓ کو شروع میں خلیفۂ رسول کے خلیفہ کہا جاتا رہا پھر بعد میں سب سے پہلے انہیں امیر المومنین کے لقب سے پکارا گیا اور خلفائے راشدین کی تعداد صرف پانچ ہے ان چار یارانِ نبوت کے بعد پانچویں خلیفۂ راشد کا خطاب پانے والے حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں، رسول اللہ ﷺ کے چوتھے خلیفہ امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، امام المتقین، شہنشاہِ ولایت بابِ علم و حکمت نبوت، فاتح خیبر، مولائے کائنات، داماد رسول، زوجِ بتول، پدرِ حسنینؓ، فخرِ کونین حضرت ابوالحسن سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو دوسرے صحابہ پر بہت سی جزوی فضیلتیں حاصل ہیں اور ان کی عظمت و شان کتاب اللہ اور احادیثِ نبوی کے مطابق بہت بلند ہے۔ ختمی مرتبت ﷺ کے ارشادات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ ترمذی شریف میں حدیثِ نبوی ہے حضرت زید ابن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: حضرت علیؓ، حضرت فاطمۃ الزہراءؓ اور حسنینؓ کے لیے جو ان سے لڑتا ہے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو ان کی سلامتی چاہتا ہے میں اس کی سلامتی چاہنے والا ہوں۔ ترمذی شریف جو صحاح ستہ کی مشہور کتاب ہے اس میں حدیث شریف ہے سید العالمین ﷺ نے فرمایا: حسنینؓ کا ہاتھ پکڑ کر جو انہیں دوست اور محبوب رکھے اور ان کے ماں باپ کو محبوب رکھے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔ المستدرک میں حدیث پاک ہے نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا جو علیؓ کو محبوب رکھے وہ مجھے محبوب رکھتا ہے اور جو مجھے محبوب رکھتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے اور جو علیؓ سے بغض رکھے، وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے وہ بلاشبہ اللہ سے بغض و دشمنی رکھتا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے حضرت عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین، محبوبِ رب العالمین ﷺ نے فرمایا: بے شک علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور علیؓ ہر مومن کے دوست اور ولی ہیں۔ یعنی علیؓ میرے ہیں اور میں علیؓ کا ہوں علیؓ میرے اہلِ بیت سے ہیں اور میں علم و شجاعت کے لحاظ سے علیؓ سے ظاہر ہوں اور ہر ایمان والے کے لیے علیؓ کی محبت و دوستی ضروری ہے۔ فرمایا: جو مومن ہوگا وہ علیؓ سے محبت رکھے گا اور جو منافق ہوگا وہ علیؓ سے دشمنی رکھے گا۔ (مسلم شریف) گویا حضرت علیؓ ایمان اور نفاق میں امتیاز کرنے والے ہیں ان کی دوستی مومن ہونے کی اور ان کی دشمنی منافق ہونے کی واضح علامت ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ غدیر خم کے موقع پر آقا ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں جس کا دوست اور مددگار ہوں علیؓ بھی اس کے دوست اور مددگار ہیں۔ اے اللہ جو ان سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو ان سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ یہ دعائے رسول ﷺ یقیناً بارگاہِ الٰہی میں مستجاب ہے۔ بخاری شریف میں ہے غزوۂ خیبر کے موقع پر رحمتِ عالم، شفیعِ معظم ﷺ نے فرمایا میں کل جھنڈا اُسے عطا کروں گا جس کے ہاتھ سے خیبر فتح ہوگا اور اُس شخص کی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ اس شخص کو محبوب رکھتے ہیں۔ چناں چہ فتح خیبر کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو جھنڈا عطا فرمایا اور اس ارشادِ گرامی سے ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے محب و محبوب ہیں۔ ترمذی شریف اور مستدرک میں حدیثِ نبوی ہے سید العالمین ﷺ نے فرمایا میں علم و دانائی کا شہر ہوں اور علیؓ اس کے دروازہ ہیں چناں چہ باب العلم حضرت علیؓ کے علوم کا یہ احوال تھا جامع کبیر میں عامر بن درثہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے مجھ سے پوچھو میں تمہیں بتاؤں گا یہاں تک فرمایا میں قرآن سے ہر مسئلے کا جواب پیش کروں گا۔ چناں چہ بے شمار سوال کیے گئے حضرت علیؓ نے تمام مسائل کا جواب قرآنِ کریم سے پیش کیا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جب بابِ علم کے علوم کی یہ شان ہے تو شہرِ علم کے مرتبۂ علوم کا کیا مقام ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک مسئلے میں سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا اگر آج علیؓ میری رہنمائی نہ کرتے تو میں ہلاک ہو جاتا۔ ان ارشادات سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت علیؓ کس قدر عظمت و مرتبت رکھتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کو کس قدر محبوب ہیں۔ طریقت کے تمام سلاسل کو حضرت علیؓ سے فیض ملا اور سب سلسلے اُن سے مربوط ہیں۔ شجاعت و جرأت کا یہ مقام کہ ان کا لقب اللہ کا غالب شیر ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے حضرت سے علیؓ سے ارشاد فرمایا: ایک وہ شخص نہایت بدبخت تھا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی جو معجزے سے ظاہر ہوئی تھی، کونچیں کاٹی تھیں اور ایک وہ شخص بدبخت شدید ہوگا جو تمہارے سر پر تلوار مارے گا اور تمہاری داڑھی خون سے بھر جائے گی۔ حضرت علی نے اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ مدینۂ منورہ سے کوفہ منتقل کر دیا تھا۔ آپ کا قاتل ملعون ابنِ ملجم آپ کے قتل کا ارادہ کر کے کوفہ پہنچا اور سترہ رمضان المبارک کو سحری کے بعد جب کہ حضرت علی نمازِ فجر کے لیے مسجد جا رہے تھے ایک گلی کی اوٹ سے یکدم نمودار ہوا اور پیچھے کی طرف سے بڑے زور سے زہر آلود تلوار حضرت علیؓ کے سرِ اقدس پر ماری اور آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ تین دن تک اس وار کے بعد حضرت علیؓ ظاہری حیات میں رہے اور پھر خاتم الانبیاء کا یہ محبوب و مطلوب ﷺ 21 رمضان المبارک کو جامِ شہادت نوش کر گیا۔ شہادت سے کچھ قبل حسنینؓ اور سیدہ زینبؓ اشک باری کرنے لگے تو حضرت علیؓ نے فرمایا میرے بچو جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں اگر تم دیکھتے تو نہ روتے۔ حسنینؓ نے پوچھا ابا جان آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ انبیائے کرامؑ کی جماعت کے ساتھ مجھے لینے آئے ہیں اور کیوں نہ آتے کہ حضرت علیؓ پہلی امتوں کے ولیوں کے سردار ہیں۔